سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَدْنِيَّةٌ

﴿وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَنْ نَصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا
وَبَصَلِهَا ۖ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُمْ مَا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ
وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ﴾ (2:61)

لغوی وضاحت

طَعَام	فعل ثلاثی مجرد میں باب (س) سے طَعْمًا اور طَعَامًا اسکا بنیادی مفہوم ہے کسی چیز کو چکھنا، چکھنا کھانے سے بھی ہو سکتا ہے اور پینے سے بھی اسلئے یہ لفظ کھانے اور پینے دونوں چیزوں پر استعمال ہوتا ہے۔ طَعَام اسم ذات بھی ہے خوراک، کھانے کی چیز، کھانا۔
وَاحِد	فعل ثلاثی مجرد میں باب (ض) سے وَحْدًا ، وَحْدَةً تنہا ہونا، اکیلا ہونا۔ وَاحِدَةٌ اسم صفت ہے واحد کی مونث ہے ایک، اکیلی -
تُنْبِتُ	فعل ثلاثی مجرد میں باب (ن) سے نَبْتًا ، نَبَاتًا کسی چیز کا اگنا یا اگانا (لازم، متعدی)۔ نَبَاتٌ اسم ذات بھی ہے زمین سے اگنے والی ہر چیز، زمین کی پیداوار، سبزہ۔ باب افعال سے إِنْبَاتًا اگانا، بڑھانا، نشوونما کرنا
بَقْلٌ	سبزی، ترکاری، ساگ، یہ لفظ سبزیوں اور ترکاریوں کی تمام اقسام کیلئے عام ہے۔
قِثَّاءٌ	ایک قسم کی لمبی سبز سبزی، تر، ککڑی۔
فُومٌ	گندم، گیہوں، لہسن۔

عَدَسٌ	مسور، دال۔
بَصَلٌ	پیاز
أَدْنَىٰ	فعل ثلاثی مجرد میں باب (ن س) سے دُنُوًّا قریب ہونا، نزدیک ہونا خواہ یہ قرب ذاتی ہو، حکمی ہو، مکانی یا زمانی ہو ، بلحاظ مرتبہ ہو یہ سب کیلئے بولا جاتا ہے۔ دَنَايَةً ، دَنَاءَةً کمتر ہونا، ذلیل ہونا، حقیر ہونا۔ أَدْنَىٰ اسم تفضیل ہے مختلف معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ 1: زیادہ قریب، زیادہ نزدیک۔ 2: زیادہ بہتر، زیادہ مناسب۔ 3: اگر خیر کے مقابلے پر استعمال ہو تو اس سے مراد حقیر، کمتر جیسے اس آیت میں ہے۔ 4: اگر اکثر کے مقابلے میں استعمال ہو تو اس سے مراد کم ہوتا ہے۔ 5: اگر اکبر کے مقابلے میں استعمال ہو تو اس سے چھوٹا یا تھوڑا مراد لیا جاتا ہے۔ 6: قرآن میں دنیا کیلئے بھی استعمال ہوا ہے اس صورت میں اس کے معنی اقرب کے ہو جائیں گے آخرت کے مقابلے میں یہ جہان انسان سے زیادہ قریب ہے اسلئے اس کو ادنی یا دنیا کہا جاتا ہے۔ دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ یہ لفظ دَنَاءَةً بمعنی ذلت سے مشتق ہو تو اسکے معنی ذلیل اور حقیر کے ہو جائیں گے۔ دنیا اور اسکی ہر چیز آخرت کے مقابلے میں حقیر ہے۔
مِصْرًا	فعل ثلاثی مجرد میں باب (ن) سے مَصْرًا کوئی سی دو چیزوں کے درمیان حد ہونا۔ مِصْرٌ اگر منصرف ہو تو اسکا معنی ہے کوئی بھی فصیل والا شہر اور اگر غیر منصرف ہو تو اسکا مطلب ہے ملک مصر۔
سَأَلْتُمْ	فعل ثلاثی مجرد میں باب (ف) سے سُؤَالًا سوال کرنا، سوال کرنا کبھی تو کسی سے کوئی چیز مانگنے کیلئے ہوتا ہے اور کبھی کسی سے کسی چیز کے بارے میں پوچھنے کیلئے ہوتا ہے۔ تو یعنی یہ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

	1: کسی سے کوئی چیز مانگنا یا طلب کرنا۔اس کے دو مفعول آتے ہیں، کس سے مانگا اور کیا مانگا۔جس سے مانگا جائے وہ صریح مفعول بہ آتا ہے اور جو مانگا جائے وہ کبھی صریح آتا ہے اور کبھی مِن اور کبھی بِ کے صلے کیساتھ آتا ہے۔ 2: کسی سے کسی چیز کے بارے میں پوچھنا۔اس کے بھی دو مفعول آتے ہیں، کس سے پوچھا اور کیا پوچھا۔جس سے پوچھا جائے وہ صریح مفعول بہ آتا ہے اور جو پوچھا جائے وہ کبھی صریح آتا ہے اور کبھی عَن اور کبھی بِ کے صلے کیساتھ آتا ہے۔
الذِّلَّةُ	فعل ثلاثی مجرد میں باب (ض) سے ذُلًا، ذِلَّةً ، ذَلَالَةً اسکے مصادر آتے ہیں۔ 1: ذُلًا نرم ہونا، عاجزی کرنا، تابعدار یا مطیع ہو جانا، جھک جانا۔ 2: ذِلَّةً ، ذَلَالَةً ذلیل وخوار ہونا
بَاءُوا	فعل ثلاثی مجرد میں باب (ن) سے بَوْءً لغت میں اسکے تین معنی آتے ہیں۔ 1: لوٹنا، پھرنا 2: مستحق ہونا، حقدار ہونا۔ 3: کمانا
النَّبِيِّيْن	فعل ثلاثی مجرد میں باب (ن) سے نَبْوَةً بلند و بالا ہونا۔ نَبِيٌّ اسم صفت ہے فَعِيل کے وزن پر بلند و بالا، اعلیٰ وارفع، بلند اقدار کا حامل۔ نَبِيٌّ کے معنی میں اہل لغت کے درمیان اختلاف ہے بعض اس کو لفظ نَبَأ سے مشتق قرار دیتے ہیں جس کے معنی خبر کے ہیں اور اس لحاظ سے نبی کے معنی خبر دینے والے کے ہیں اور بعض کے نزدیک اسکا مادّہ نبو ہے یعنی رفعت اور بلندی اور اس معنی کے لحاظ سے نبی کا معنی ہے بلند مرتبے اور اعلیٰ مقام والا۔ازہری نے کسائی سے ایک تیسرا قول

بھی نقل کیاہے اور وہ یہ ہے کہ یہ لفظ دراصل نَبِیٌٔ ہے جس کے معنی طریق اور راستے کے ہیں اور انبیاء کو نبی اسلئے کہا گیاہے کہ وہ اللہ کیطرف جانے کا راستہ ہیں۔ پس نبی کا معنی 1: عالی مقام 2: اللہ کیطرف سے خبریں دینے والا 3: اللہ کا راستی بتانے والا۔ قرآن کریم میں کسی نبی کیلیئے نَبِیٌٔ کا لفظ نہیں آیا بلکہ نَبِيٌّ آیا ہے۔	
فعل ثلاثی مجرد میں باب (ض) سے عِصْيَانًا، عَصْيًا، مَعْصِيَةً حکم عدولی کرنا، نافرمانی کرنا، اطاعت سے نکل جانا۔	عَصَوْا

لفظي ترجمة

﴿وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَنْ نَصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُمْ مَا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ﴾ (2:61)

اور جب تم نے کہا کہ موسیٰ! ہم سے ایک (ہی) کھانے پر صبر نہیں ہو سکتا تو اپنے پروردگار سے دعا کیجئے کہ ترکاری اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز (وغیرہ) جو نباتات زمین سے اُگتی ہیں، ہمارے لیے پیدا کر دے۔ انہوں نے کہا کہ بھلا عمدہ چیزیں چھوڑ کر ان کے عوض ناقص چیزیں کیوں چاہتے ہو۔ (اگر یہی چیزیں مطلوب ہیں) تو کسی شہر میں جا اترو، وہاں جو مانگتے ہو، مل جائے گا۔ اور (آخر کار) ذلت (ورسوائی) اور محتاجی (وبے نوائی) ان سے چمٹا دی گئی اور وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہو گئے۔ یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور (اس کے) نبیوں کو ناحق قتل کر دیتے تھے۔ (یعنی) یہ اس لیے کہ نافرمانی کئے جاتے اور حد سے بڑھے جاتے تھے۔

And when you said: O Musa! we cannot bear with one food, therefore pray Lord on our behalf to bring forth for us out of what the earth grows, of its herbs and its cucumbers and its garlic and its lentils and its onions. He said: Will you exchange that which is better for that which is worse? Enter a city, so you will have what you ask for. And abasement and humiliation were brought down upon them, and they became deserving of Allah's wrath; this was so because they disbelieved in the communications of Allah and killed the prophets unjustly; this was so because they disobeyed and exceeded the limits.